

دانیال کی کتاب - نمبر ایک سو انتہر

نبوی دھاگوں کی گرہ کشائی: دانی ایل میں "قلعہ" کی رمزیت کو سمجھنا

Jeff Pippenger

2024-03-31

دانی ایل کے باب گیارہ کی آیت دس لفظ "قلعہ" کے ذریعے داخلی اور خارجی پیغام کو یکجا کرتی ہے۔ یہ جو ربط یسعیاہ کی پینسٹھ سالہ نبوت کے ساتھ قائم کرتی ہے، وہ خارجی نبوت کے "قلعہ" کی شناخت روس کے طور پر کرتا ہے، اور اسی تاریخ کے دوران اُس ہیکل کے داخلی "قلعہ" کی بھی، جسے مسیح برپا کرتا ہے۔ خارجی قلعہ، جو آیت اکتیس میں ہے اور "قوت کا مقدس" کے طور پر پہچانا گیا ہے، ایک زمینی بادشاہ یا مملکت کی نمائندگی کرتا ہے۔ داخلی قلعہ، یا قوت کا داخلی مقدس، وہ ہیکل ہے جسے عہد کا پیغامبر چھیالیس برس میں برپا کرتا ہے۔

اس ہیکل (قلعہ) کے قدس الاقداس میں، خدا آسمانی مقاموں میں بیٹھا ہے۔

دانی ایل کی کتاب میں دو عبرانی الفاظ ایسے ہیں جن دونوں کا ترجمہ "مقدس" کیا جاتا ہے۔ ایک "miqdash" ہے، اور دوسرا "qodesh"۔ "Miqdash" سے مراد کسی بت پرستانہ مقدس، یا خدا کے مقدس، یا حتیٰ کہ کسی قلعہ بند مضبوط گڑھ کی بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن "qodesh" بائبل میں صرف خدا کے مقدس کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے۔ دانی ایل باب گیارہ کی اکتیسویں آیت میں "قوت (قلعہ) کا مقدس" (miqdash) کا ترجمہ "مقدس قوت" کیا گیا ہے، اور وہاں "مقدس" کے طور پر ترجمہ کیا گیا عبرانی لفظ "miqdash" ہے، جو شہر روم کی نمائندگی کرتا ہے، اور جو بت پرست اور پاپائی، دونوں طرح کے روم کی تاریخ میں رومی قوت کی علامت ہے۔ دانی ایل نے ان دو عبرانی الفاظ کو نہایت احتیاط کے ساتھ استعمال کیا۔ ان آیات میں، جو ایڈونٹ ازم کے مرکزی ستون کی حیثیت رکھتی ہیں، ہمیں "مقدس" کا لفظ ملتا ہے۔

پھر میں نے ایک مقدس کو کلام کرتے سنا، اور ایک دوسرے مقدس نے اُس معین مقدس سے جو کلام کر رہا تھا کہا، روزانہ قربانی اور اُس ویران کرنے والی سرکشی کے بارے میں یہ رؤیا کب تک رہے گا، کہ مقدس اور لشکر دونوں پامال کیے جائیں؟ اور اُس نے مجھ سے کہا، دو ہزار تین سو دنوں تک؛ پھر مقدس پاک کیا جائے گا۔ دانی ایل 8:13، 14۔

عبرانی لفظ جسے دونوں آیات میں "sanctuary" "sanctuary" کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے، "qodesh" ہے، اور یہ صرف خدا کے مقدس مقام کی نمائندگی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ آیت گیارہ میں، جہاں بت پرست روم کی نشاندہی کی گئی ہے، اور خاص طور پر شہر روم کے پینتھیون مندر کی، ہمیں لفظ "sanctuary" ملتا ہے، لیکن اس آیت میں یہ عبرانی لفظ "miqdash" ہے۔

بلکہ وہ لشکر کے سردار تک بڑائی کر گیا اور اس کی طرف سے دائمی قربانی موقوف ہو گئی اور اس کے مقدس کی جگہ گرا دی گئی۔ دانی ایل 8:11۔

دانی ایل باب گیارہ کی آیت اکتیس میں "قوت کا مقدس" کے لیے عبرانی لفظ "miqdash" آیا ہے، اور یہ باب گیارہ ہی کی آیات سات اور دس میں اُس عبرانی لفظ کے ساتھ مل کر آتا ہے جس کا ترجمہ "قلعہ" کیا گیا ہے۔ آیت سات میں جنوب کا بادشاہ سیدھا شہر روم میں گیا اور شمال کے بادشاہ کو اسیر کر لیا، کیونکہ وہ اس کے قلعہ میں داخل ہو گیا تھا؛ مگر آیت دس میں شمال کا بادشاہ صرف "قلعہ" تک پہنچتا ہے، کیونکہ وہ اپنی بادشاہی اور مصر کی سرحد پر رک گیا۔ یہی رافیا کی سرحد ہے جسے اگلی آیت مخاطب کرتی ہے۔ آیت اکتیس میں "قوت کا مقدس" دراصل "قلعہ" کا "miqdash" ہے۔

رافیا میں سرحد پر ہونے والی جنگ، یوکرین میں سرحد پر ہونے والی جنگ کی تمثیل ہے۔ اس نبوی تاریخ کو اس بات کو سمجھ کر پہچانا جاتا ہے کہ "سر" بادشاہت یا بادشاہ ہے؛ یہ اس کی قوت کا قلعہ ہے، مگر یہ نبوت ایک داخلی اور ایک خارجی حقیقت کو مخاطب کرتی ہے۔ خارجی خط کے لیے "قوت کے مقدس مقام" کی نمائندگی "miqdash" نامی مقدس مقام سے ہوتی ہے، اور داخلی خط کے لیے "قوت کے مقدس مقام" کی نمائندگی "qodesh" نامی مقدس مقام سے ہوتی ہے۔

1844 سے 1863 تک نبوتی تاریخ کا ایک سلسلہ ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کو واضح کرتا ہے۔ شمالی مملکت کے خلاف منتشر کیے جانے کے پچیس سو بیس سال 1798 میں ختم ہوئے، اور یہی پچیس سو بیس سالہ سلسلہ جنوبی مملکت کے خلاف 1844 میں اختتام پذیر ہوا۔ یہ دونوں خطوط انسان کی پست فطرت اور اعلیٰ فطرت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پست فطرت، جس کی نمائندگی شمالی مملکت کرتی ہے، بدن ہے، اور اعلیٰ فطرت سر ہے۔ سر مملکت کا دارالحکومت ہے اور وہی بادشاہ ہے۔ اس مثال کے لیے مسیح نے یہوداہ، یعنی جنوبی مملکت، کو اپنے نام رکھنے کے لیے چنا، اور دارالحکومت یروشلم ہے۔ یروشلم وہ جگہ ہے جہاں حقیقی مقدس قوت واقع ہے، اور اسی مقدس میں بادشاہ، جو سر ہے، کے لیے تخت گاہ ہے۔

احبار ۲۶ کے "سات زمانے" ۱۸۵۶ میں آخری مہربند کرنے والی سچائی تھے، جن کا مقصد یہ تھا کہ ایک علم کو کام ختم کرنے کے لیے قوت بخشی جائے۔ ۱۸۴۴ سے ۱۸۶۳ تک مسیح کا ارادہ تھا کہ وہ اپنی الوہیت کو ابدیت کے لیے انسانیت کے ساتھ متحد کرے، لیکن انسانیت نے بغاوت کی۔

وہ اُس وقت انسان کی ادنیٰ فطرت کو تبدیل کرنے کے قابل نہ تھا، کیونکہ یہ اُس کی دوسری آمد پر واقع ہوگا۔ پھر وہ انسان کی اعلیٰ فطرت کو اپنی شبیہ میں تبدیل کرے گا، نوع انسانی کے سر کو الوہیت کے سر کے ساتھ ملا کر۔ سر مملکت کا دارالحکومت تھا۔ سر ہی بادشاہ تھا، اور جب مسیح الوہیت کے انسانیت کے ساتھ متحد ہونے کی یہ تبدیلی انجام دیتا ہے، تو وہ انسانیت اور الوہیت دونوں کے سر کو یروشلم کے مقدس میں، اقدس الاقداس میں، جہاں مسیح اپنے باپ کے ساتھ متمکن ہے، یکجا کرتا ہے۔

جو غالب آئے، میں اسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بیٹھنے کی اجازت دوں گا، جیسے میں بھی غالب آیا اور اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھا ہوں۔ جس کے کان ہوں، وہ سن لے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتا ہے۔ مکاشفہ 3:21، 22۔

مسیح وعدہ کرتا ہے کہ وہ لوگ (لاؤدیقیہ کے)، جو اسی طرح غالب آئیں جیسے وہ غالب آیا (اور فلاڈیلفیا کے بن جائیں)، آسمانی مقاموں میں اُس کے ساتھ بیٹھائے جائیں گے۔

جیسے اُس نے مسیح میں ظاہر کیا، جب اُس نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کیا اور آسمانی مقاموں میں اپنی دہنی طرف بٹھایا، ... اور اُس نے ہمیں بھی اُس کے ساتھ اٹھایا اور مسیح یسوع میں آسمانی مقاموں میں اُس کے ساتھ بٹھایا۔ افسیوں 1:20، 2:6۔

حزقی ایل کی دو لٹھیوں کا جوڑ دیا جانا (الوہیت کے ساتھ انسانیت) خدا کے قوت کے مقدس میں (qodesh) انجام پاتا ہے، بعینہ اسی وقت جب قوت کے قلعہ (miqdash) کو اُس نبوتی کلید کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے جو نبوت کی داخلی اور خارجی دونوں سطروں کو باہم مربوط کرتی ہے، جس کے بارے میں جبریل دانی ایل کو سمجھانے آیا تھا کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر کیے جانے کے زمانہ میں خدا کے لوگوں پر کیا کچھ بیتنے والا تھا۔ مسیح نے یہ کام میلرائیٹ تاریخ میں انجام دینا چاہا، لیکن 1863 کی بغاوت کے سبب یہ کام روک دیا گیا؛ تاہم 1844 سے 1863 تک کی تاریخ اب بھی ایک ایسی سطر کے طور پر قائم ہے جو اُس کوشش کردہ کام کی توضیح کرتی ہے۔

دانی ایل کے باب گیارہ کی آیت دس آیات گیارہ تا پندرہ کے داخلی اور خارجی پیغام کو سمجھنے کی کلید رکھتی ہے، جو 2014 میں ہماری نبوتی تاریخ میں آیا۔ آیت دس 1989 کی نشاندہی کرتی ہے، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی اصلاحی تحریک میں وقتِ اختتام ہے، اور اسی میں وہ کلید بھی موجود ہے جس سے 2014 کو تاریخ مہر بندی میں ایک نشانِ راہ کے طور پر پہچانا جا سکتا ہے۔

22 اکتوبر 1844 کو عہد کا قاصد اچانک اُس ہیکل میں آیا جسے اُس نے خود قائم کیا تھا۔ یہ راہ نما نشان 11 ستمبر 2001 کی تمثیل ہے، جب تیسرا فرشتہ دوبارہ آیا، اور ساتویں نرسنگ نے پھر بجنا شروع کیا۔ تب 1840 سے 1844 کی تاریخ کو بھی دوبارہ دہرایا جانا تھا، کیونکہ وہ فرشتہ جو 11 اگست 1840 کو نازل ہوا، یسوع مسیح کے سوا کوئی کم تر ہستی نہ تھا، اور اُس کا کام یہ تھا کہ زمین کو اپنے جلال سے منور کرے۔

1840 سے 1844 تک کی مدت بھی 11 ستمبر 2001 سے عنقریب آنے والے سنڈے لا تک کی نمائندگی کرتی ہے، جس طرح 1844 سے 1863 تک کی مدت بھی 11 ستمبر 2001 سے عنقریب آنے والے سنڈے لا تک کی نمائندگی کرتی ہے۔ سسٹر واٹ 1844 کی تاریخ کو صلیب کی تاریخ کے ساتھ ہم آہنگ قرار دیتی ہیں، اور صلیب ساڑھے تین تین برس کی دو تاریخوں کے مابین ایک تقسیم کی نمائندگی کرتی ہے، جو دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ صلیب یہ ثابت کرتی ہے کہ سابقہ تاریخ، جو 1840 میں شروع ہو کر 1844 پر ختم ہوتی ہے، اور بعد کی تاریخ، جو 1863 تک جاتی ہے، دو متوازی تاریخیں ہیں، اور دونوں ہی مہر کیے جانے کے زمانے کی نمائندگی کرتی ہیں۔

1840 سے 1844 تک کی پہلی لکیر فلاڈیلفیا کے ایڈونٹسٹوں کی کامیابی کی نمائندگی کرتی ہے، جبکہ 1844 سے 1863 تک کی دوسری لکیر لودیکیہ کے ایڈونٹسٹوں کی ناکامی کی نمائندگی کرتی ہے۔ دونوں طبقوں کی نمائندگی دانی ایل کے دسویں باب میں کی گئی ہے، کیونکہ دانی ایل، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے زمانے میں فتح یاب عاقل کنواریوں کی نمائندگی کرتا ہے، نے روپا دیکھی، لیکن جو اس کے ساتھ تھے وہ اس روپا سے بھاگ گئے۔

اور پہلے مہینے کے چوبیسویں دن، جب میں اُس بڑے دریا کے کنارے تھا جس کا نام حدّ اقل ہے، تب میں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور دیکھا کہ ایک شخص کتان پہنے ہوئے تھا، جس کی کمر آواز کے خالص سونے سے کسی ہوئی تھی۔ اس کا بدن بھی زبرد کی مانند تھا اور اس کا چہرہ بجلی کی مانند، اور اس کی آنکھیں آگ کے مشعلوں کی مانند تھیں، اور اس کے بازو اور اس کے پاؤں رنگ میں صیقلی پیتل کی مانند تھے، اور اس کے کلام کی آواز ہجوم کی آواز کی مانند تھی۔ اور میں، دانی ایل، اکیلا ہی اُس روپا کو دیکھتا رہا، کیونکہ جو مرد میرے ساتھ تھے انہوں نے وہ روپا نہ دیکھی؛ لیکن ان پر بڑی کپکپی طاری ہو گئی، سو وہ بھاگ کر چھپ گئے۔ دانی ایل 7:10-4۔

دانی ایل کے ساتویں باب میں، جب دانی ایل نے شکاری درندوں کا روپا دیکھا، تو جبرائیل روپا کی تشریح کرنے آیا۔

میں دانی ایل اپنی روح میں اپنے جسم کے اندر غمگین ہوا، اور میرے سر کی روپاؤں نے مجھے پریشان کیا۔ میں اُن میں سے ایک کے نزدیک گیا جو وہاں کھڑے تھے اور اُس سے ان سب باتوں کی حقیقت پوچھی۔ پس اُس نے مجھے بتایا اور مجھے ان باتوں کی تعبیر سمجھا دی۔ دانی ایل 7:15، 16۔

دانی ایل کے آٹھویں باب میں، جب دانی ایل نے مقدس گاہ کے حیوانات کی روپا دیکھ لی، تو جبرائیل اس روپا کی تشریح کرنے آیا۔

اور یوں ہوا کہ جب میں، بلکہ میں دانی ایل، نے روپا دیکھی اور اس کے معنی معلوم کرنے کی کوشش کی، تو دیکھو، میرے سامنے ایک ایسا کھڑا تھا جس کی صورت آدمی کی سی تھی۔ اور میں نے اولای کے کناروں کے درمیان سے ایک آدمی کی آواز سنی جو پکار کر کہتی تھی، جبرائیل،

اس شخص کو رؤیا کی سمجھ دے۔ دانی ایل ۸:۱۵، ۱۶۔

دانی ایل کے نویں باب میں، جب دانی ایل کو اُن برسوں کی تعداد کی سمجھ آگئی جن کی نشاندہی یرمیاہ نے کی تھی اور جو موسیٰ کی تحریروں میں لعنت اور خدا کی قسم دونوں کے طور پر پیش کی گئی تھی، تو جبرائیل رویا کو سمجھانے آیا۔

اور جب میں باتیں کر رہا تھا اور دعا کر رہا تھا اور اپنے گناہ اور اپنی قوم اسرائیل کے گناہ کا اقرار کر رہا تھا، اور اپنے خداوند میرے خدا کے حضور اپنے خدا کے مقدس پہاڑ کی خاطر اپنی التجا پیش کر رہا تھا؛ ہاں، جب میں دعا میں بات کر ہی رہا تھا، تو وہ مرد جبرائیل، جسے میں نے ابتدا میں رویا میں دیکھا تھا، جو بڑی تیزی سے اُڑتا ہوا آیا، شام کی قربانی کے وقت کے قریب مجھے چھو گیا۔ اور اس نے مجھے سمجھایا اور مجھ سے کلام کیا اور کہا، اے دانی ایل، اب میں تجھے دانش اور فہم دینے کے لیے آیا ہوں۔ دانی ایل 9:20-22۔

لہذا تین گواہوں کی بنا پر—جو سب دانی ایل کی کتاب سے ہیں—جب جبرائیل دسویں باب میں دانی ایل سے یہ کہتا ہے کہ وہ آیا ہے تاکہ دانی ایل کو یہ سمجھا دے کہ آخری ایام میں خدا کی قوم پر کیا بیتے گی، تو جبرائیل مؤنث "marah"، یعنی سبب بننے والی رؤیا، کی تعبیر کر رہا ہے، جسے دانی ایل نے دیکھا تھا اور جس سے دوسری جماعت نے راہ فرار اختیار کی تھی۔

اب میں آیا ہوں تاکہ تجھے سمجھاؤں کہ آخری ایام میں تیری قوم پر کیا کچھ پیش آئے گا؛ کیونکہ یہ رؤیا ابھی بہت سے دنوں کے لیے ہے۔ دانی ایل 10:14۔

وہ رویا جو دانی ایل نے دیکھی تھی اور جس نے ایمانداروں میں تفریق پیدا کی، مسیح کے ظہور کی رویا تھی، دو ہزار تین سو برس کی رویا؛ لیکن وہ اس رویا کا نسوانی اظہار تھا۔ یہ مسیح کے عہد کے قاصد کے طور پر اچانک ظہور کی رویا کی سمجھ ہی تھی جس نے دانی ایل (اور جن کی نمائندگی دانی ایل کرتا ہے) کو مسیح کی صورت میں بدل دیا۔ جو کچھ "آخری دنوں میں خدا کی قوم پر گزرتا ہے" اس کی نمائندگی 1840 سے 1844 تک کے ملرائیٹس کی تاریخ کرتی ہے، اور اسی طرح 1844 سے 1863 تک کے ملرائیٹس کی تاریخ بھی۔ ایک گروہ بغاوت میں اس رویا سے بھاگ نکلتا ہے، اور دوسرا گروہ ایمان کے وسیلہ مسیح کی پیروی کرتے ہوئے قدس الاقداس میں داخل ہوتا ہے، تاکہ آسمانی جگہوں میں اس کے ساتھ بٹھایا جائے۔

تاہم جب جبرائیل اس رؤیا کی تعبیر کرتا ہے جس میں خدا کی آخری زمانے کی قوم مسیح کی صورت میں تبدیل ہو جاتی ہے، تو وہ دنیا کی ظاہری تاریخ پیش کرتا ہے۔ مسیح کے بارے میں دانی ایل کی رؤیا کی جبرائیل نے تعبیر ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے زمانے کی ظاہری تاریخ کے طور پر کی۔ جب جبرائیل کی تعبیر میں 11 ستمبر 2001 کی تاریخ آتی ہے، تو وہ تاریخ جو آیت سولہ کے اتوار کے قانون سے پہلے کے طور پر نمایاں کی گئی ہے، صرف آیت دس میں "قلعہ" کی صورت میں پیش کی گئی فہم کی کنجی سے ہی پہچانی جاتی ہے۔ 11 ستمبر 2001 کو ہر رؤیا کا اثر پہیوں کے اندر پہیے کی مانند منکشف ہونا شروع ہوا۔

اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا، کہ، اے آدم زاد، وہ کون سی کہاوٹ ہے جو تم اسرائیل کے ملک میں رکھتے ہو کہ، دن دراز ہوتے جا رہے ہیں، اور ہر رویا ناکام ہو جاتی ہے؟ پس ان سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے؛ میں اس کہاوٹ کو موقوف کر دوں گا، اور وہ اسے آئندہ اسرائیل میں کہاوٹ کے طور پر استعمال نہ کریں گے؛ بلکہ اُن سے کہہ دو، دن نزدیک ہیں، اور ہر رویا کا پورا ہونا۔ کیونکہ اسرائیل کے گھرانے میں آئندہ نہ کوئی باطل رویا ہوگی اور نہ چاپلوسانہ فال گیری۔ کیونکہ میں خداوند ہوں: میں بولوں گا، اور جو کلام میں کہوں گا وہ پورا ہو جائے گا؛ وہ اب مزید مؤخر نہ ہوگا؛ کیونکہ تمہارے دنوں میں، اے باغی گھرانے، میں کلام کہوں گا اور اسے پورا کروں گا، خداوند خدا فرماتا ہے۔ پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا، کہ، اے آدم زاد، دیکھ، اسرائیل کے گھرانے کے لوگ

کہتے ہیں، روپا جو وہ دیکھتا ہے وہ بہت دنوں کے لئے ہے، اور وہ دور کے وقتوں کے بارے میں نبوت کرتا ہے۔ پس اُن سے کہہ دے، خداوند خدا یوں فرماتا ہے؛ میری کوئی بات اب مزید طول نہ پکڑے گی، بلکہ جو کلام میں نے کہا ہے وہ پورا کیا جائے گا، خداوند خدا فرماتا ہے۔ حزقی ایل 21:12-28.

اس تاریخ میں دوسرے نبوی پہیوں کے اندر گھومتے ہوئے جتنے بھی نبوی پہیے ہیں، ان میں سے ایک ایسا پہیہ ہے جس کے بارے میں الہام نے آخری دنوں کی نبوت کے طالب علموں کو بتایا ہے کہ اسی کے وسیلے سے ان کی ابدی تقدیر کا فیصلہ ہوگا۔ سطر بہ سطر، وہی پہیہ لازماً وہی رویا بھی ہے جو دانی ایل نے دیکھی تھی اور جس نے اسے مسیح کی صورت میں ڈھال دیا، کیونکہ یہی وہ رویا ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ آخری دنوں میں خدا کے لوگوں پر کیا بیتے گا۔

”خداوند نے مجھ پر واضح کر دیا ہے کہ درندہ کی شبیہ مہلت آزمائش کے ختم ہونے سے پہلے قائم کی جائے گی؛ کیونکہ یہی خدا کے لوگوں کے لیے وہ عظیم امتحان ہوگا جس کے ذریعہ اُن کی ابدی تقدیر کا فیصلہ کیا جائے گا۔ تمہارا مؤقف اس قدر تضادات کا گورکھ دھندا ہے کہ بہت ہی کم لوگ اس سے فریب کھائیں گے۔“

”مکاشفہ 13 میں یہ موضوع صاف طور پر پیش کیا گیا ہے؛ [مکاشفہ 11:13-17، نقل کیا گیا]۔“

”یہ وہ آزمائش ہے جس سے خدا کے لوگوں کو مہر لگائے جانے سے پہلے گزرنا لازم ہے۔ وہ سب جنہوں نے اُس کی شریعت پر عمل کر کے اور ایک جعلی سبت کو قبول کرنے سے انکار کر کے خدا کے ساتھ اپنی وفاداری ثابت کی، خداوند خدا یہوواہ کے علم تلے شمار کیے جائیں گے، اور زندہ خدا کی مہر پائیں گے۔ اور جو آسمانی ماخذ کی سچائی کو ترک کر کے اتوار کے سبت کو قبول کریں گے، وہ حیوان کا نشان حاصل کریں گے۔“ Manuscript Releases, volume 15, 15.

وہ آزمائش جسے حیوان کے بت کی آزمائش کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے، دوہری ہے۔ یہ وہ آزمائش ہے جو نبوت کے طالب علم سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اتوار کے قانون سے پہلے ریاستہائے متحدہ میں حیوان کے بت کی تشکیل کو پہچانے، جو کلیسیا اور ریاست کے اتحاد کا مجموعہ ہے۔ یہ وہ آزمائش بھی ہے جو اُن لوگوں کے اندر، جن کی نمائندگی دانی ایل کرتا ہے یا اُن کے اندر جو بھاگ گئے، یا تو حیوان کا بت پیدا کرتی ہے یا مسیح کی صورت۔ جدائی اس بات پر مبنی ہے کہ آیا وہ کنواریاں، دانی ایل کی مانند، ”اس عظیم رویا کو دیکھتی“ ہیں، یا وہ اس رویا سے بھاگ جاتی ہیں۔ اس عظیم رویا کو دیکھنے کی کنجی لفظ ”قلعہ“ سے ممثل ہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

وہ طاقتور فرشتہ جس نے یوحنا کی راہنمائی کی، کوئی کمتر ہستی نہ تھی بلکہ خود یسوع مسیح تھے۔ اپنا دایاں پاؤں سمندر پر اور بائیں خشکی پر رکھنا اُس کردار کو ظاہر کرتا ہے جو وہ شیطان کے ساتھ عظیم کشمکش کے اختتامی مناظر میں ادا کر رہا ہے۔ یہ موقف اُس کی پوری زمین پر اعلیٰ قدرت اور اختیار کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ کشمکش دور بہ دور زیادہ طاقتور اور زیادہ مصمم ہوتی گئی ہے، اور یوں ہی جاری رہے گی، یہاں تک کہ اختتامی مناظر تک جب تاریکی کی قوتوں کی ماہرانہ کارگزاری اپنی معراج کو پہنچے گی۔ شیطان بدکار لوگوں کے ساتھ متحد ہو کر تمام دنیا اور اُن کلیساؤں کو فریب دے گا جو سچائی کی محبت قبول نہیں کرتے۔ لیکن وہ طاقتور فرشتہ توجہ کا تقاضا کرتا ہے۔ وہ بلند آواز سے پکار اٹھتا ہے۔ وہ اُن لوگوں پر، جو سچائی کی مخالفت کے لیے شیطان کے ساتھ متحد ہو گئے ہیں، اپنی آواز کی قوت اور اختیار ظاہر کرے گا۔

جب ان سات گرجوں نے اپنی آوازیں بلند کیں، تو چھوٹی کتاب کے پارے میں دانی ایل کی طرح ہی یوحنا کو بھی یہ حکم ملا: ’جو باتیں سات گرجوں نے کہیں، انہیں مہر بند کر دے۔‘ یہ آئندہ واقعات سے متعلق ہیں جو اپنی ترتیب کے مطابق ظاہر کیے جائیں گے۔ دانی ایل دنوں کے آخر میں اپنے مقررہ حصے میں کھڑا ہوگا۔ یوحنا دیکھتا ہے کہ چھوٹی کتاب کی مہر کھول دی گئی ہے۔ تب دانی ایل کی

پیشگوئیوں کی مناسب جگہ اُن پیغامات میں ہے جو پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتے کی طرف سے دنیا کو دیے جانے ہیں۔ چھوٹی کتاب کی مہر کھلنا وقت کے بارے میں پیغام تھا۔

دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابیں ایک ہیں۔ ایک نبوت ہے، دوسری مکاشفہ؛ ایک کتاب مہربند، دوسری کھولی ہوئی کتاب۔ یوحنا نے وہ بھید سنے جو گرجوں نے ادا کیے، مگر اسے حکم دیا گیا کہ وہ انہیں نہ لکھے۔

"یوحنا کو دیا گیا وہ خاص نور جو سات گرجوں میں ظاہر کیا گیا تھا، اُن واقعات کی ایک منظر کشی تھا جو پہلے اور دوسرے فرشتے کے پیغامات کے تحت وقوع پذیر ہونے والے تھے۔" The
Seventh-day Adventist Bible Commentary, volume 7, 971